مولانا محمد شہاب الدین ندوی
فرقانیہ اکیڈمی بنگلور

قیامت اور علم جدید

یوم جزا کی اہمیت

قیامت کا عقیدہ اسلام کے مہمات عقائد میں سے ہے۔ یہ عقیدہ ایک ایسا زبردست محرک ہے جو انسان کو اپنا کردار و اعمال درست رکھنے پر آمادہ کرتا رہتا ہے۔ ایک انسان کو انسان بنانے کے لیے اس عقیدہ کا استحضار نہایت ضروری ہے۔ معاشرہ میں پھیلی ہوئی اخلاقی برائیاں اس وقت تک دور نہیں ہو سکتیں جب تک کہ دلوں میں خوفِ خدا اور خوفِ آخرت سرایت نہ کر جائے۔ یہ خوفِ خدا ہی ہے جو ایک شخص کو رات کی اندھیریوں میں بھی گناہ سے باز رکھتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اسلام قدم قدم پر اس عقیدہ کو مستحضر رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ قرآن کریم میں توحید و رسالت کے بعد عقیدۂ قیامت پر جتنا زور دیا گیا ہے، اتنا کسی دوسرے عقیدے کے اثبات پر نہیں دیا گیا۔ قرآن حکیم کے تمام علمی و عقلی اور سائنٹیفک دلائل توحید و رسالت اور یوم جزا کے ثبوت کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ اس موقع پر میں قرآن عظیم کے ایک بیان کی تھوڑی سی وضاحت کروں گا جس کا تعلق قیامت سے ہے، اور اس بحث سے اندازہ ہو گا کہ ایک نبیٔ برحق صلعم کے پیش کردہ کلام کی قدر و قیمت جدید تحقیقات کی رو سے کتنی زیادہ ہے۔

سورج کی موت

چنانچہ قرآن فرماتا ہے:

اذا الشمس کوّرت۔ واذا النجوم انکدرت۔ (تکویر: ۱:۲)

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا اور جب ستارے پراگندہ ہو جائیں گے۔

اس موقع پر سورج کے لیے "کُوِّرَتْ" کا لفظ لایا گیا ہے۔ جس کے معنی ہیں: کسی چیز کو لپیٹنا یا کسی چیز کا تاریک اور بے نور ہو جانا۔ مفسرین سے یہ دونوں ہی معنی منقول ہیں۔ پہلی صورت میں

اس کا اطلاق مجازاً اور دوسری صورت میں حقیقتاً ہے ۔ مگر سورج کی بے نوری یا اس کے خاتمے کی اصل حقیقت موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے قبل مستور رہی ۔ چنانچہ سائنس دان طویل غور و خوض کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ سورج اور دیگر ستاروں میں جو روشنی اور حرارت پائی جاتی ہے اس کا سبب یہ ہے کہ یہ تمام اجرام ہائیڈروجن گیس کے بنے ہوئے ہیں ۔ سورج کے بطن میں ڈیڑھ تا دو کروڑ ڈگری حرارت پائی جاتی ہے ۔ اس زبردست حرارت و تپش کے باعث ہائیڈروجن گیس قدرتی طور پر جل جل کر ہیلیم گیس میں مسلسل تبدیل ہوتی چلی جا رہی ہے ۔ ایک دن ایسا ضرور آنے والا ہے جبکہ اس کی ساری ہائیڈروجن ختم ہو جائے گی اور وہ ایک سرد و بے جان جسم کی طرح ایک طرف لڑھک جائے گا[1] اندازہ لگایا گیا ہے کہ صرف ایک سیکنڈ جیسے قلیل وقفے میں سورج کے وزن میں بیس لاکھ ٹن یا دوسرے الفاظ میں ہر ۲۴ گھنٹوں میں پونے دو کھرب ٹن کی کمی واقع ہو رہی ہے[2] اگرچہ سورج ہماری زمین سے بارہ لاکھ اسی ہزار گنا بڑا ہے مگر ایک نہ ایک دن اُس کا سارا ایندھن اور اس کی ساری توانائی ختم ہونا لازمی ہے اور وہ قرآنی بیان کے مطابق بالآخر بے نُور ہو کر رہے گا ۔

مظاہرِ کائنات کی شہادت

یہ صرف ایک مثال ہے ورنہ اس عالم رنگ و بو میں اس قسم کی بلیشمار حقیقتیں پنہاں ہیں جن سے قرآنی مندرجات کی تصدیق و تائید ہوتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں مظاہر کائنات اور ان کے نظام میں غور و فکر کرکے عبرت و بصیرت حاصل کرنے کی تاکید کی گئی ہے :

ان فی خلق السمٰوٰت والارض واختلاف	زمین اور آسمانوں کی تخلیق اور رات دن کے ہیر پھیر
اللیل والنھار لاٰیت لاولی الالباب	میں ارباب دانش کے لیے یقیناً بہت سی نشانیاں

---

[1] ملاحظہ ہو امریکی سائنسدان جارج گیمو کی کتابیں "سورج کی پیدائش اور موت" اور "زمین کی سرگزشت" اور

[2] "زمین اور خلا کا کھوج" ص ۵۴ ، از مارگریٹ اور ہائیڈ (اردو ترجمہ)

الذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبھم و یتفکرون فی خلق السمٰوٰت و الارض ربنا ما خلقت ھٰذا باطلاً سبحٰنک فقنا عذاب النار ه

(آل عمران : ۱۹۰ - ۱۹۱)

موجود ہیں۔ وہ جو کھڑے، بیٹھے اور لیٹے (ہر حالت میں) اللہ کو یاد کرتے اور زمین و آسمان کی آفرینش میں سوچ بچار کرتے رہتے ہیں (اور حاصل تحقیق کے طور پر بے اختیار ان کی زبانوں سے نکل جاتا ہے کہ) اے ہمارے رب تو نے (یہ سارا سلسلۂ تخلیق) بے کار و بلا مقصد نہیں پیدا کیا ہے۔ یقیناً تو پاک ہے (ان سب خرافات سے) لہٰذا تو ہم کو آگ کے عذاب سے بچالے۔

نظام کائنات میں غور و فکر اور سوچ بچار سے دراصل ایک گہری تنظیم اور ہمہ گیر منصوبہ بندی کا پتہ چلتا ہے۔ ایک ایسے عظیم و عالی دماغ کے وجود کی طرف رسائی ہو جاتی ہے جو اس وسیع و بے پایاں کائنات کو نہایت باقاعدگی اور حکیمانہ نظم و ضبط کے ساتھ چلا رہا ہے۔

قیامت کب آئے گی ؟

اس موقع پر یہ حقیقت بھی پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ جارج گیمو اور دوسرے سائنسدان کہتے ہیں کہ سورج کی موجودہ جوہری توانائی کے سوتے خشک ہونے میں ابھی کروڑوں، اربوں سال باقی ہیں۔ یعنی آفتاب مزید کئی ارب سال تک ہماری ارضی کائنات کو روشنی اور توانائی مہیا کرتا رہے گا۔ ملاحظہ ہو موصوف کی کتاب "سورج کی پیدائش اور موت"

حادث ستارے

یہ محض ایک سائنسی تخمینہ ہے جو سورج کی توانائی کی موجودہ شرح اخراج (فی سیکنڈ دو ملین ٹن) کے مطابق اس کی جسامت کے لحاظ سے لگایا گیا ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ قیامت آنے میں ابھی اربوں سال باقی ہیں اور اتنی مدت گزرے بغیر قیامت آ ہی نہیں سکتی۔ کیونکہ سائنس دانوں ہی کے بیان کے مطابق ستارے عام طور پر نہایت پراسرار قسم کے دھماکوں سے پھٹتے رہتے ہیں اور ان کا مادہ بے کراں خلاؤں میں منتشر و پراگندہ ہوتا رہتا ہے۔ دھماکوں کے ساتھ پھٹنے والے ان ستاروں کو "حادث ستارے" (NOVAE) کہتے ہیں۔ ان پُراسرار دھماکوں کے صحیح اسباب و علل کا

پتہ لگانے سے سائنس داں اب تک قاصر ہیں۔ غرض ستاروں کی دنیا میں موت و حیات کا سلسلہ جاری ہے۔ اس لحاظ سے ہو سکتا ہے کہ ہمارا آفتاب بھی، جو ایک ستارہ کہلاتا ہے، کسی دن اچانک ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ پھٹ جائے۔ خود جارج گیمو نے اس کا امکان ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے:

"ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان پہ اربوں سیارے بکھرے پڑے ہیں۔ انہی سیاروں میں ہمیں ایک پُرسکون اور عام سیاروں سے ملتا جلتا ستارہ نظر آتا ہے لیکن یکایک چند گھنٹوں میں اس میں ایک زبردست دھماکہ ہوتا ہے اور فوراً ہی ہمارے ذہن میں یہ سوال اُبھرتا ہے کہ آج کل یا اگلے سال ہمارے سورج کا بھی یہی حال نہ ہو جائے۔ اگر کسی دن سورج بھی حادث ستارہ بن گیا تو وہ دن بڑا ہلاکت آفرین ہوگا۔ اس دن زمین اور دوسرے تمام سیارے یکایک ایک لطیف گیس بن جائیں گے اور یہ سب اتنی سرعت سے ہوگا کہ کسی کو یہ محسوس ہی نہ ہوگا کہ کیا ہو رہا ہے۔ البتہ اگر دُور سے کسی دوسرے ستارے کے نظامِ سیارگان پہ ماہرین فلکیات موجود ہوں تو وہ دیکھیں گے کہ ایک حادث ستارہ نمودار ہوا ہے۔"

(سورج کی پیدائش اور موت، ص ۲۲۰)

پھر موصوف چند ہی سطر بعد لکھتے ہیں:

"ایک بار سورج کے ایک عام حادث ستارہ بننے کے امکانات بھی موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے نظامِ نجمی کے کم از کم بیس ستارے ہر سال پھٹتے ہیں۔ اب چونکہ اس کائنات کی عمر دو ارب سال ہے اس لیے اس عرصے میں چالیس ارب ستارے پھٹ چکے ہوں گے۔" (حوالۂ مذکور، ص ۲۲۰، ۲۲۱)

قیامت کیا ہے؟

اس موقع پہ حاشیۂ ذہن میں ایک اور سوال یہ اُبھرتا ہے کہ سائنٹیفک نقطۂ نظر سے قیامت کا مفہوم کیا ہے؟ آیا توجیہاتِ بالا کے مطابق ہر ستارے اور ہر نظامِ شمسی کی قیامت الگ الگ ہوگی۔ اور یہ سلسلہ ہمیشہ یونہی چلتا رہے گا۔ یا کوئی ایسی ہمہ گیر قیامت برپا ہوگی جس میں یہ سارا سلسلۂ وجود درہم برہم ہو جائے گا؟ تو اس میں تو کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہماری کائنات کے اَن گنت ولاتعداد آفتابوں میں سے کسی ایک آفتاب کی موت بھی اُس کے پورے نظامِ شمسی کے لیے قیامت ہی کا حکم رکھتی ہے۔ ظاہر ہے کہ جب آفتاب ہی نہ ہوگا تو اس کے تمام تابع سیاروں کا وجود ہی خطرے میں پڑ جائے گا۔ اور پوری ہما ہمی ختم ہو جائے گی۔ مگر یہ بھی بعید نہیں ہے کہ کسی سبب سے پورا "عالمگیر قانونِ تجاذب"

اچانک اوریکبارگی درہم برہم ہوجائے اور تمام اجرام سماوی آپس میں ہی ٹکرا کر ختم ہوجائیں جس کے نتیجے میں ایک "ہمہ گیر قیامت" برپا ہوجائے۔

بہرحال مذکورۂ بالا سوال کو ذہن میں رکھ کر جب ہم قرآن حکیم کے ابدی صفحات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہم کو صاف نظر آتا ہے کہ ہماری کائنات میں ایک ایسا زبردست دھماکہ ضرور ہونے والا ہے جس کی رُو سے تمام ستارے وسیارے خزاں رسیدہ پتوں کی طرح جھڑ کر فنا ہوجائیں گے۔ بھیانک اور ہیبت ناک قسم کے دھماکوں سے سارا عالم وجود گونج اُٹھے گا۔ آسمان شق ہوجائے گا، زمین لرز جائے گی اور سارے کواکب ونجوم تتر بتر ہوجائیں گے۔ اس انتشار و پراگندگی اور عالمگیر تباہی و بربادی کے بعد مخلوقات کے حشر ونشر اور محاسبۂ اعمال کے لیے ارض و سماوات دوبارہ نئے سرے سے بسائے جائیں گے۔

یاایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم ۰ (حج : ۱)	لوگو! اپنے رب سے ڈرو۔ وقت موعود کا دھماکہ یقیناً ایک زبردست حادثہ ہوگا۔
اذا الشمس کورت ۔ واذا النجوم انکدرت ۔ (تکویر : ۱ - ۲)	جب سُورج بے نُور ہوجائے گا اور جب (تمام) ستارے پراگندہ ہوجائیں گے۔
واذا السماء انفطرت ۔ واذا الکواکب انتثرت ۔ (انفطار : ۱-۲)	جب آسمان پھٹ جائے گا اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔
فاذا النجوم طمست ۔ واذا السماء فرجت ۔ (مرسلات : ۸ - ۹)	پس جب ستارے مٹا دیے جائیں گے اور آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔
یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب کما بدانا اول خلق نعیدہ ۰ وعداً علینا انا کنا فعلین ۔ (انبیاء : ۱۰۴)	جس دن کہ ہم آسمان کو لپیٹ دیں گے جس طرح مختلف کتابوں کا پلندہ تہ کیا جاتا ہے۔ ہم اس کو اس کی آفرینش اوّل کی حالت پر لوٹا دیں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے اور ہم اس کو کرکے رہیں گے۔
یوم تبدل الارض غیر الارض و السمٰوٰت وبرزوا للہ الواحد القھار ۔	جس دن کہ زمین بدل کر دوسری زمین لائی جائے گی اور (تمام) اجرام سماوی بھی (بدل دیے جائیں گے)

(ابراہیم : ۴۸) اور سب کے سب (تمام مخلوقات) اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں گے جو یکتا اور زبردست ہے۔

قرآن کی رہنمائی

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جدید سے جدید تر تحقیقات اور نئے نئے علمی انکشافات کی بدولت جو بھی نظریات منظرِ عام پہ آتے جائیں گے اور ان کی روشنی میں جو مسائل اور شکوک و شبہات وغیرہ پیدا ہوتے جائیں گے، ان سب کا ازالہ کتاب اللہ سے یقیناً ہوتا رہے گا اور قرآن حکیم کی زندہ جاوید آیات کے نئے نئے پہلو نمایاں ہوتے جائیں گے۔ قرآن مجید کی یہ بھی ایک زبردست اور ناقابلِ فراموش خصوصیت ہے کہ وہ کسی بھی دور میں انسان کو اس کائنات کی بھول بھلیوں میں بھٹکنے نہیں دیتا بلکہ قدم قدم پہ اس کا ہاتھ پکڑ کر صراطِ مستقیم کی طرف رہنمائی کرتا رہتا ہے۔

ندائے آفاق

خلاصۂ بحث یہ کہ سائنسی نقطۂ نظر سے قیامت کا وقوع نہ صرف ایک امر ممکن ہے بلکہ وہ یقیناً ایک خوفناک دھماکہ اور بھیانک حادثہ ہو گا جس کے اثر سے بڑے بڑے جوانمردوں تک کا پتہ بھی پانی ہو جائے گا:

یوم ترونها تذهل كل مرضعة عما ارضعت وتضع كل ذات حمل حملها وترى الناس سكارى وما هم بسكارى ولكن عذاب الله شديد ۝ (حج : ۲)

جس دن کہ تم (اس حادثہ کو) پالو گے اس دن ہر دودھ پلانے والی عورت اپنے شیر خوار بچے تک کو بھول جائے گی (جو اس کو ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہوتا ہے) اور (اس حادثہ کی ہیبت سے) حاملہ عورت کا حمل تک گر جائے گا۔ پھر تم لوگوں کو (ایک عجیب و غریب) مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ مدہوش (بالکل) نہ ہوں گے، لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہو گا۔ (جس کے خوف سے ان کی حالت غیر ہو رہی ہو گی)۔

تفصیلاتِ بالا کی رُو سے اب مستقبل کے متعلق کوئی بھی صحیح پیشین گوئی ممکن نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے

کہ اگلے چند ہی گھنٹوں میں یا چند ہی دنوں میں یا چند ہی برسوں میں یا چند ہی صدیوں میں قیامت برپا ہو جائے۔ امکان تو بہر حال موجود ہے۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے: "اس دنیا کی مثال اس کپڑے کی سی ہے جو اوّل سے آخر تک پھاڑ دیا گیا ہو، اور اس کے دونوں حصے محض ایک تار سے جڑے رہ گئے ہوں، اور وہ آخری تار بھی بس اب تباہی میں ٹوٹنا چاہتا ہو" (بیہقی)

اس لحاظ سے اب نوع انسانی کو اپنی خیر مناتے ہوئے اپنے اعمال کی درستی اور اپنے کردار و اعمال کی تہذیب کی طرف فوری توجہ کرنی چاہیے۔

القارعۃ ما القارعۃ ۔ وما ادراك ما القارعۃ ۔ یوم یکون الناس کالفراش المبثوث ۔ وتکون الجبال کالعھن المنفوش ۔ فاما من ثقلت موازینہٗ فھو فی عیشۃ راضیۃ واما من خفت موازینہ فامہ ھاویۃ ۔ وما ادراك ما ھیۃ ۔ نارٌ حامیۃ ۔ (سورۂ قارعۃ)	دستک دینے والی، کیا چیز ہے دستک دینے والی! اور تجھے کیا خبر کہ دستک دینے والی ہے کیا چیز! (وہ وہ ہے جب وہ آئے گی تو) اس دن لوگ پروانوں کی طرح منتشر ہو جائیں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر جس کے (نامۂ اعمال) کا پلّہ بھاری ہوگا، وہ تو خاطر خواہ آرام میں ہوگا اور جس کے (نامۂ اعمال) کا پلّہ بھاری نہ ہوگا تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہوگا اور تجھے کیا خبر کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟ وہ تو ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

تصوّراتِ عرب قبل اسلام

مؤلفہ: عبید اللہ قدوسی

اس کتاب میں جزیرۂ عرب قبل اسلام کی تہذیب، ثقافت، عقائد، دینی شعائر اور ان کے ذریعۂ حیات و موت کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ قیمت: ۵۰/۴ روپے

ملنے کا پتہ

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور